السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے متعلق آیاتِ صفات سے کیا متشابہات[1] میں سے ہیں یا محکمات میں سے ؟

مترجم عرض کرتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات دو طرح کی ہیں۔ ایک وہ ہیں جن کے معانی اور حقائق خوب واضح ہیں اور عالم اور جاہل سبھی ان سے اپنی صلاحیت کے مطابق آگاہ ہیں، ان پر عمل کیا جاتا ہے اور وہ منسوخ بھی [1] نہیں ہیں، ان کو محکم / محکمات کہتے ہیں اور جو ان کے برعکس ہیں یعنی جن کے معانی واضح نہیں ہیں یا وہ منسوخ شدہ ہیں اور تلاوت ان کی باقی ہے تو ان کو متشابہ کہا جاتا ہے جیسے کہ سورتوں کی ابتداء میں حروف مقطعات وغیرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان میں دونوں ہی پہلو ہیں۔ ایک اعتبار سے یہ متشابہات میں سے ہیں کہ صفاتِ الٰہیہ کی حقیقی کیفیت سے ہم آگاہ نہیں ہیں اور دوسرے پہلو سے متشابہات میں سے نہیں ہیں کہ عربی لغت کے اعتبار سے ان کے ظاہری معانی معلوم و معروف ہیں تو صفاتِ الٰہیہ بھی اس کی تابع ہیں۔ اور ہمارے لیے ناممکن ہے کہ ذات باری تعالیٰ کی کیفیت اور تفصیل سے آگاہ ہوں۔

امام حدیث ابوبکر خطیب رحمة اللہ علیہ جیسے ائمہ سلف نے کہا ہے کہ "صفات کا مسئلہ سلب وایجادات میں ذاتِ الٰہیہ کے تابع ہے۔" جیسے کہ ہم ذات اللہ کا اثبات کرتے ہیں، نفی نہیں کرتے ہیں، کیونکہ اس نفی سے اس کا کلی انکار لازم آتا ہے، تو اسی طرح صفات کا معاملہ ہے، ہم ان کا اثبات کرتے ہیں، انکار نہیں کرتے۔ تو جس طرح ہم اس کی ذات کی کیفیت سے آگاہ نہیں ہیں اسی طرح صفات کی کیفیات بھی بیان نہیں کرسکتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 35

محدث فتویٰ